39570 - کیا عورت کے پردہ کے لیے سیاہ رنگ ضروری ہے

سوال

کیا حجاب اور پردہ کی شروط کے ساتھ مختلف رنگ کے لباس پہننا حرام ہیں، اور اگر حرام ہے تو کیا اس کے متعلق کوئی آیت یا حدیث ملتی ہے، اور پردہ فی نفسہ زینت نہ ہو سے کیا مراد ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (6991) کے جواب میں مسلمان عورت کے پردہ کی شروط بیان ہو چکی ہیں، آپ ا سکا مطالعہ کریں.

اور ان شروط میں یہ نہیں کہ پردہ کے لیے استعمال ہونے والا کپڑا سیاہ رنگ کا ہو، چنانچہ عورت کے لیے کسی بھی رنگ کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے، لیکن وہ ایسا رنگ نہ پہنے جو مردوں کے مخصوص ہو، اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو خود زینت ہو، یعنی: اس کے اوپر کڑھائی وغیرہ کر کے اسے مزین کیا گیا ہو، کہ وہ مردوں کے لیے التفات نظر کا باعث بنے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اگر ظاہر کپڑے مزین اور کڑھائی والے ہوں تو اس آیت کا عموم ا نکو بھی شامل ہے.

اور سنن ابو داود میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع مت کرو، لیکن جب وہ باہر نکلیں تو خوشبو لگا کر نہ نکلیں "

سنن ابو داود حديث نمبر (565) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغليل (515) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

عون المعبود ميں اس حديث كى شرح ميں درج ہے:

" وهن متفلات " يعنى انہوں نے خوشبو نہ لگا ركھى ہو..... اور انہيں ا سكا حكم اس ليے ديا گيا اور خوشبو لگانے سے منع اس ليے كيا گيا تا كہ وہ اپنى خوشبو سے مردوں كو حركت ميں نہ لائيں، اور شہوت كو حركت دينے والى اشياء بھى خوشبو كے معنى كے ساتھ ملحق ہونگى مثلا: لباس كى خوبصورتى، اور جس زيور كا اثر ظاہر ہو رہا ہو، اور اعلى قسم كى زيبائش اھـ

اس ليے عورت پر واجب ہے كہ وہ جب مردوں كے سامنے آئے تو ايسے نقش و نگار اور كڑھائى والے كپڑوں سے اجتناب كرے جو مردوں كے ليے عورت كى جانب التفات نظر كا باعث بنتے ہوں.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" عورت كے ليے ايسا لباس پہن كر باہرنكلنا جائز نہيں جس سے نظريں عورت كى جانب اٹھيں، كيونكہ ايسا كرنے سے مرد حضرات اس عورت كى جانب متوجہ ہونگے، اور فتنہ ميں پڑينگے، اور ہو سكتا ہے يہ اس كى ہتك عزت كا بھى باعث بن جائے " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحو العلمية والافتاء (17 / 100).

اور فتاوى ميں يہ بھى درج ہے:

" مسلمان عورت كے لباس كے ليے سياہ رنگ خاص نہيں، بلكہ اس كے ليے كسى بھى رنگ كا لباس پہننا جائز ہے، صرف شرط يہ ہے كہ وہ ساتر ہو اور اس ميں مردوں سے مشابہت نہ ہوتى ہو، اور نہ ہى وہ تنگ ہو كہ عورت كے اعضاء كى تحديد كرے، اور نہ ہى اتنا باريك ہو كہ جلد كى رنگت واضح ہوتى ہو، اور نہ ہى وہ لباس فتنہ كو ابھارنے والا ہو " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (17 / 108).

اور فتاوى جات ميں يہ بھى درج ہے:

" عورتوں كے ليے سياہ لباس پہننا متعين نہيں، بلكہ وہ دوسرے رنگ بھى پہن سكتى ہيں جو عورتوں كے ليے

مخصوص ہیں، اور ملتف نظر نہیں اور نہ ہی فتنہ کوابھارنے کا باعث ہوں " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 109).

اکثر عورتوں نے پردہ کے لیے سیاہ رنگ اختیار کر رکھا ہے، یہ اس لیے نہیں کہ ایسا کرنا واجب ہے، بلکہ یہ رنگ زینت سے زیادہ دور ہے، اور یہ بھی وارد ہے کہ صحابیات سیاہ چادروں کے ساتھ پردہ کیا کرتی تھیں.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب یہ آیت:

وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں .

نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں باہر نکلتی تو اس طرح ہوتی کہ چادروں کی بنا پر ان کے سروں پر کوے ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اور مستقل فتوی کمیٹی کا کہنا ہے:

" اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پردہ اور لباس سیاہ رنگ کا ہوتا تھا " اھـ

واللہ اعلم .